Excellent! Aug 27, 1986

پروگرام نمبر 85

سامعین! عروج ایک ایسی سرفرازی ہے جو انسان کو عزت کے تخت پر بٹھا کے بادلوں میں لئے پھرتی ہے اور زوال ایک ایسی پستی ہے جو انسان کو رسوائی کے داغوں سے چھلنی کرکے دہکتی ہوئی آگ میں جھونکتی رہتی ہے ۔ لیکن ذرا بنی نوع انسان کی ستم ظریفی ملاحظہ فرمائیے کہ وہ عروج کی سرفرازی کو درگزر کرکے زوال کی پستی کی طرف قدم اٹھاتا رہتا ہے ۔

یسوع کے گلیل میں واپس لوٹنے پر فریسیوں نے جن کے ساتھ اب صدوقی بھی ملے ہوئے تھے اپنے حملے از سر نو شروع کر دیئے ۔ بائبل مقدس میں متی 16 باب اسکی 1 سے 4 آیت تک لکھا ہے "پھر فریسیوں اور صدوقیوں نے پاس آکر آزمانے کیلئے اس سے (یعنی یسوع سے) درخواست کی کہ ہمیں کوئی آسمانی نشان دکھا اس نے جواب میں ان سے کہا شام کو تم کہتے ہو کہ کھلا رہے گا کیونکہ آسمان لال ہے اور صبح کو یہ کہ آج آندھی چلے گی کیونکہ آسمان لال اور دھندلا ہے ۔ تم آسمان کی صورت میں تو تمیز کرنا جانتے ہو مگر زمانوں کی علامتوں میں تمیز نہیں کر سکتے ۔ اس زمانے کے برے اور زناکار لوگ نشان طلب کرتے ہیں مگر یوناہ کے نشان کے سوا کوئی اور نشان ان کو نہ دیا جائے گا اور وہ ان کو چھوڑ کر چلا گیا۔"

مسیح یسوع نے ہیرودیس فلپس کے علاقے میں دورے پر جاتے ہوئے اپنے شاگردوں کو سنجیدگی کے ساتھ صدوقیوں اور فریسیوں کے "خمیر" سے خبردار کیا ۔ اب اسکی خدمت کا اختتام قریب آرہا تھا ۔ اس سے پہلے اس نے کبھی باضابطہ طور پر مسیح ہونے کا دعویٰ نہیں کیا تھا ۔ وہ چاہتا تھا کہ ان کاموں سے جو اس نے کیئے / ان حقیقتوں سے جو اس نے ظاہر کیں اور اس طرز زندگی سے جس سے اس نے زندگی گزاری یہ حقیقت آہستہ آہستہ لوگوں کے دماغوں پر واضح ہو ۔ لیکن اب وہ وقت آگیا تھا کہ اس پسندیدہ طریقہ کا نتیجہ پرکھا جائے اور ان کے پوشیدہ ایمان کا کھلم کھلا اقرار ہو ۔ تنہائی میں دعا کرنے کے بعد یسوع نے شاگردوں سے دو سوال پوچھے "لوگ ابن آدم کو کیا کہتے ہیں؟" اس سوال کے مختلف جوابوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ عوام کس حد تک اسکی زندگی کی اصلیت اور اسکی خدمت کے مقصد کو سمجھنے سے محروم رہے تھے "تم مجھے کیا کہتے ہو" "تو زندہ خدا کا بیٹا مسیح ہے"

اس اقرار کی اہمیت پر مناسب سے زیادہ زور دینا ناممکن ہے ۔ کیا نقصان نہ ہوتا اگر مسیح کے اپنے شاگرد ہی اسکی سچائی سے ناواقف رہتے؟ پطرس نے جواب دیا لیکن صرف اپنے لئے نہیں بلکہ تمام بارہ شاگردوں کیلئے ۔ اس سے معلوم ہوا کہ یسوع کی خدمت رائیگاں نہ گئی ۔ یسوع اس چھوٹی جماعت میں جو اس کے پاس جمع تھی اپنے مستقبل کی کلیسیا کا اصل اور پطرس کے اقرار میں وہ حقیقت دیکھتا تھا جس پر کلیسیا تعمیر کی جائیگی ۔ یہی حقیقت "رسولوں کا عقیدہ تھی" ۔ لیکن عین اس وقت اس حقیقت کی منادی نہیں ہونی چاہیئے تھی ۔ ان کو اپنا مسیح ہونا منوا کر اس نے ان پر ظاہر کیا کہ مسیح ہونے میں کیا کچھ شامل ہے

اپنا رد کیا جانا ، اپنی موت اور اپنا مردوں میں سے جی اُٹھنا ۔ پطرس نے جو اب تک جسمانی خیالات کی بندشوں میں تھا اعتراض کیا . . . یسوع نے جلدی سے کہا " اے شیطان میرے سامنے سے دور ہو"۔ پھر یسوع نے ایک بہت ضروری سبق دیا کہ شاگرد ہونے کا مطلب یہ بھی ہے کہ خودی کا انکار کریں اور اپنی صلیب اٹھائیں ۔ اِس سے پہلے کہ تاج حاصل ہو ۔ اُس زمانے کے دوران یسوع بڑھتے ہوئے گھٹاٹوپ سایوں میں چلتا تھا ۔ اُس کے پیچھے گلیل کے باشندوں کا اُسکو رد کرنا تھا اور آگے صلیب . . . لیکن اُسکے شاگردوں کی وہ چھوٹی جماعت تھی جو اب تک وفادار تھی اور اُسکے اوپر باپ کی وہ محبت تھی جس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی ۔ اِس سے پہلے کہ اُس نے دوبارہ گلیلی دشمنوں اور اُن سے بھی زیادہ خطرناک یہودیہ کے دشمنوں کا سامنا کیا ۔ اُسکو خدا کی الہٰی حضوری اور منظوری کا ایک عظیم نشان بخشا گیا ۔

صورت تبدیل ہونے کا منظر جزوی طور پر شاگردوں کیلئے تھا لیکن خاص طور پر اُن کے آقا کیلئے تھا ۔ اِس واقعہ کے تین برگزیدہ چشم دید گواہ ہیں یعنی پطرس ۔ یعقوب ۔ اور یوحنا ۔ جب وہ اپنی پُرجوش دعا میں محو تھا ۔ اُس کے انسانی پردے سے الوہیت صاف ظاہر ہوئی جس سے اُسکا چہرہ اور لباس دونوں آسمانی نور سے منور ہو گئے ۔ عہدِ عتیق کا درمیانی موسیٰ اور اُس عہد کا عظیم مصلح ایلیاہ دونوں ظاہر ہوئے ۔ جب وہ اُس سے اُسکی یروشلیم میں ہونے والی موت کے متعلق بات کر رہے تھے جیسا کہ یردن کے کنارے آسمان سے ایک آواز سنائی دی تھی ویسی آواز پھر آئی ۔ " یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں خوش ہوں" اور پُرمعنی طور پر یہ الفاظ بھی سنائی دیئے " اِسکی سنو" ۔ بائیبل مقدس میں متی 17 باب اُسکی 1 سے 8 آیت تک لکھا ہے ۔ " چھ دن کے بعد یسوع نے پطرس اور یعقوب اور اُس کے بھائی یوحنا کو ہمراہ لیا اور اُنہیں ایک اونچے پہاڑ پر الگ لے گیا اور اُن کے سامنے اُسکی صورت بدل گئی اور اُسکا چہرہ سورج کی مانند چمکا اور اُسکی پوشاک نور کی مانند سفید ہو گئی اور دیکھو موسیٰ اور ایلیاہ اُس کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے اُنہیں دکھائی دیئے ۔ پطرس نے یسوع سے کہا اے خداوند ہمارا یہاں رہنا اچھا ہے ۔ مرضی ہو تو میں یہاں تین ڈیرے بناؤں ۔ ایک تیرے لئے ۔ ایک موسیٰ کیلئے اور ایک ایلیاہ کیلئے ۔ وہ یہ کہہ ہی رہا تھا کہ دیکھو ایک نورانی بادل نے اُن پر سایہ کر لیا اور دیکھو اُس بادل میں سے آواز آئی کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں خوش ہوں اسکی سنو ۔ شاگرد یہ سُن کر مُنہ کے بل گرے اور بہت ہی ڈر گئے ۔ یسوع نے پاس آکر اُنہیں چھوا اور کہا اُٹھو ۔ ڈرو مت ۔ جب اُنہوں نے اپنی آنکھیں اٹھائیں تو ایک یسوع کے سوا اور کسی کو نہ دیکھا ۔"

درحقیقت یہ ایک معنی خیز منظر تھا ۔ اِسکی یاد ایک رسول کے ذہن میں بہت دیر تک تازہ رہی ۔ بائیبل مقدس میں پطرس کا دوسرا عام خط پہلا باب اُسکی 16 سے 18 آیت تک لکھا ہے ۔ " جب ہم نے

تھیں اپنے خداوند یسوع مسیح کی قدرت اور آمد سے واقف کیا تھا تو دغابازی کی گھڑی
ہوئی کہانیوں کی پیروی نہیں کی تھی بلکہ خود اُسکی عظمت کو دیکھا تھا کہ اُس نے خدا باپ
سے اُس وقت عزت اور جلال پایا جب اُس افضل جلال میں سے اُسے یہ آواز آئی
کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں خوش ہوں اور جب ہم اُس کے ساتھ مقدس پہاڑ
پر تھے تو آسمان سے یہی آواز آتی سُنی ٥"

انبیاء ورسول، عہدِعتیق وجدید، زمین وآسمان سب یہاں ایک دُوسرے سے ملے۔
یسوع کیلئے اپنی تقریباً ‟ بے پھل خدمت پر، یہ باپ کی منظوری کی مُہر تھی اور یسوع کیلئے
یہ تسلی کا ثبوت تھا کہ باپ آخر تک اُس کے ساتھ رہیگا۔ اِس سے شاگردوں کو معلوم
ہوا کہ اُن کا اقرار غلط نہ تھا اور نہ ہی اُن کا ایمان بے جا تھا۔ آئندہ اُنہیں مُوسیٰ کو نہیں بلکہ
مسیح کو سُننا اور سنانا تھا۔ لیکن دُوبارہ اُن کے لبوں پر ایک عارضی خاموشی کی مُہر لگا دی گئی
اِس رویا کے مکمل معنی مسیح کے جی اُٹھنے اور آسمان پر اٹھائے جانے کی روشنی ہی میں سمجھے
جا سکتے ہے۔ مسیح رُویا کے پہاڑ سے اُتر کر ایک مرگی کی بیماری والے بچے کو جس میں
بدرُوح تھی شفا دی۔ پھر وہ اپنے شاگردوں کو یروشلیم کے مقام پر آنے والی آفت کیلئے
تیار کرتے ہوئے کفرنحوم واپس چلا گیا۔ اِس موقع پر یسوع زیادہ دیر گلیل میں نہ ٹھہرا
اُسکی عظیم خدمت وہاں مکمل ہوئی۔ ہجوم سے الگ رہ کر بہت کم معجزے ظاہر کر کے اگر کوئی
ہوا ہو وہ اپنے آپ کو شاگردوں کو یہ سمجھانے کیلئے مخصوص کرتا تھا کہ اُسکی بادشاہت کی
اصلیت کیا ہے۔ اور جو اُسکی بادشاہت میں داخل ہونا چاہتے ہوں اُن کیلئے بچوں کی سی حلیمی
کی کتنی ضرورت ہے۔ عظیم عیدِ خیام آنے والی تھی۔ چنانچہ وہ چھوٹی سی جماعت سامریہ
سے ہو کر ایک بار پھر یروشلیم گئی۔

سامعین! مسیح یسوع کی بھرپور جوانی۔ الٰہی خدمت
کا بھرپور جذبہ اور خدا باپ کی لازوال محبت ... کون اِس سے انکار
کر سکتا ہے۔ ... اے تو جو خود نمونہ ہے ہمارا ہے رہبر
الٰہی مرضی کر کے آشکار کام اپنا پورا کر۔

اے ابنِ آدم ضمیر مند گلیل کا مرد مشہور
جس نے جوانی کے ایام آسمان کا دیکھا نور

گیت # اے ابنِ آدم ضمیر مند گلیل کا S·NO 143 DUR 023.024, 4-30

ابھی آپ نے اِس پروگرام میں مسیح یسوع کا قیصریہ فلپی کو جانا
عظیم اقرار ، صورت کا بدل جانا اور گلیل میں خدمت کے اختتام کے بارے میں سُنا
ہم اپنے اگلے پروگرام میں یروشلیم میں عیدِ خیام ، یہودیہ کے دیہاتی
علاقوں میں خدمت اور یروشلیم میں عیدِ تجدید کے بارے میں بتائیں گے ۔
ہمیں یقین ہے کہ نہ صرف آپ خود یہ پروگرام سُنیں گے بلکہ اپنے دوستوں کو بھی
دعوت دیں گے کہ ہمارے ساتھ شامل ہوں جب ہم دوبارہ کلامِ الٰہی میں انسانی عروج و زوال
پیش کریں گے ۔

بہنو اور بھائیو! اپنی معلومات میں اضافہ کرنے کیلئے
اور کلامِ الٰہی کے گہرے مطالعے کیلئے اگر آپ ہمارے نشر کردہ
اِس پروگرام کا مسودہ حاصل کرنا چاہیں تو ہمیں لکھ کر
مسودہ نمبر 85 طلب کریں ۔

پروگرام کے تحفے کا اعلان ہم
اِس پروگرام کے آخر میں کریں گے ۔

یہ مسودہ آپکو تقریباً
چھ ہفتے میں مل جائیگا ۔

اب اجازت دیجئے

خدا حافظ